

مَنْ الْكَتَبَ يُؤْمِنُونَ بِالْحَبِيبِ  
وَاطَاعُوتِ (۵۱)

کو جہیں کتاب کا ایک حصہ دیا گیا تھا،  
وہ ایمان رکھتے ہیں حبیب اور طاغوت پر۔

میں 'حبیب اور طاغوت' کی تشریح میں ایک قول مجاہد کا یہ نقل کیلئے:

يُؤْمِنُونَ بِالْحَبِيبِ وَالطَّاعُوتِ  
قال الحبیب السحر والطاغوت

وہ ایمان رکھتے ہیں حبیب اور طاغوت پر،  
فرمایا 'حبیب' جادو ہے۔ اور طاغوت کے

الشیطان فی صورۃ الناس  
یتحاکمون الیہ وهو صاحب

معنی ہیں شیطان بصورت انسان جس کی  
طرف لوگ اپنے فیصلوں میں رجوع کریں

امرہم کہ  
اور وہی ان کا کل مالک و مختار ہو۔

اس کے بعد موصوف اس سلسلے کے دوسرے اقوال نقل کرنے کے بعد اپنی ترمیمی  
رائے ان لفظوں میں پیش کرتے ہیں:

«الوجعفر نے کہا کہ میرے نزدیک 'یؤمنون بالحبیب والطاغوت' (اور وہ

ایمان رکھتے ہیں حبیب اور طاغوت پر) کی تاویل میں صحیح قول یہ ہے کہ کہا جائے  
وہ اللہ کے سوا دوسرے دو معبودوں کی تصدیق کرتے ہیں۔ جن کی وہ بندگی

کرتے ہیں اللہ کو چھوڑ کر اور انھیں اپنا معبود گردانتے ہیں۔ اس کی تفصیل یہ ہے کہ  
حبیب اور طاغوت نام ہے ہر اس قابل احترام وجود کا جس کی اللہ کو چھوڑ کر

پرستش کی جائے یا اس کی پیروی اور سرافکندگی اختیار کی جائے۔ بلا لحاظ  
اس کے کہ یہ قابل احترام وجود کیا ہے، پیغمبر، انسان یا شیطان جب معاملہ کی

صورت یہ ہے تو وہ بت جن کی زمانہ جاہلیت کے لوگ پرستش کرتے تھے  
اور جو اللہ کو چھوڑ کر بندگی کیلئے جانے کے سبب حد درجہ قابل احترام تھے تو

ان کا شمار 'جبتوں اور طاغوتوں' میں ہوا۔ اسی طرح وہ شیاطین جن کی کفار  
اللہ کی نافرمانی میں پیروی کرتے تھے نیز وہ جادوگر اور کاهن جو اہل شرک

کے ہاں جو کہہ دیں اسے حرف بہ حرف صحیح سمجھا جاتا تھا، (یہ بھی انہی حبیب و  
طاغوت میں شامل ہوئے) یہی حال جی بن الخطب اور کعب بن اشرف کا

ہے اس لیے کہ نافرمانی اور اس کے رسول کے انکار میں، ان کی قوم، یہود  
میں ان کی بلاچون و چرا اور اندھی پیروی کی جاتی تھی۔ تو یہ دونوں بھی (اسی

طرح) جبت اور طاغوت ہوئے۔

جس سے اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ قرآن جب 'غیر اللہ' کا انکار اور ایک خدا کی بندگی اور عبادت کی بات کہتا ہے تو اس کے مضمرات کتنے گہرے اور اس کا دائرہ کتنا وسیع ہوتا ہے۔ اس کا مطلب محض بتوں اور موتیوں کی پوجا پاٹ سے اجتناب ہی نہیں ہوتا بلکہ خدا سے دور اور اس سے منحرف کرنے کی جتنی صورتیں بھی ممکن ہیں اور یہ کام جن مختلف ذرائع سے انجام پاتا ہے، اور جو طاقتیں بھی اس میں شامل ہوتی ہیں۔ غیر اللہ کے انکار کے سلسلے میں ان سب سے اجتناب لازم ہے۔ قطع نظر اس کے کہ یہ کسی دیوی دیوتا کا علامتی منظر بت اور موتی ہے یا کوئی زندہ انسان یا انسانوں کی کوئی ایسی جماعت جو دوسرے انسانوں کو راہ خدا سے ہٹا کر مختلف پکڑنڈیوں پر ڈال دیتی اور اس طرح علامہ دنیا میں اپنی خدائی کا سکھانے کے درپے ہوتی ہے۔ شاید یہی وجہ ہے جو سورہ زمر کی آیت بالا کے معالجہ خدا تعالیٰ کی خوش خبری پانے والے بندوں کا وصف قرآن نے یہ بیان کیا ہے کہ:

الَّذِينَ يَسْمَعُونَ الْقَوْلَ  
فَيَتَّبِعُونَ أَحْسَنَهُ أُولَٰئِكَ  
الَّذِينَ هَدَى اللَّهُ وَلَهُ  
هُمُ الْآلُ الْكِبَارُ ۝ (زمر: ۱۸)

وہ جو بات (قرآن) کو دھیان سے سنتے ہیں  
اور اس کی بہترین (تعلیم) کی پیروی کرتے ہیں  
یہی لوگ ہیں جنہیں اللہ نے راہ بتائی اور  
یہی سمجھ والے ہیں۔

## عبادت اور اطاعت

۲۔ دوسرے مقامات پر قرآن 'عبادت' کے ساتھ بے آمیز اطاعت، کو ایک شرط لازم کی حیثیت سے پیش کرتا ہے۔ سورہ بینہ میں اہل کتاب یہود و نصاریٰ اور مشرکین ہر ایک سے اسی بے لاگ مطالبہ کا ذکر ہوا کہ:-

وَمَا أُمِرُوا إِلَّا لِيَعْبُدُوا  
اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ  
حُنَفَاءَ ۝ (۵)

اور انہیں جو حکم دیا گیا تو بس اس کا کہ (ایک)  
اللہ کی بندگی کریں، اس کے لیے اطاعت  
کرنے کو خالص کرتے ہوئے (بالکل) کیسہ ہو کر۔

جس کی تشریح کرتے ہوئے علامہ ابن جریر طبری فرماتے ہیں:

يقول تعالى ذكره وما امر الله (اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس نے ان یہود و